فریاد بدرگاہِ بیکس پناہ

سیّد معراج الدّین اشرف (ایم۔اے)

فریاد

بدرگاہِ بیکس پناہ

مرتّبہ

سیّد معراج الدّین اشرف

(ایم۔اے)

(جملہ حقوق محفوظ)

حسب الحکم

سید شاہ فخر الدین اشرف

سجادہ نشین حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی

مرتبہ ——— سید معراج الدین اشرف
تعداد ———
بارِ دہم بعد نظر ثانی و اضافہ ——— ۱۹۹۲ء

ناشر

سید شاہ معراج الدین اشرف

ملنے کا پتہ

انتظامیہ کمیٹی درگاہ شریف رسولپور” کچھوچھہ“
فیض آباد

ابتدائیہ

بلاتفریقِ مذہب و ملّت ملک و قوم جملہ ذی فہم و باشعور بلکہ بے سود و بے شعور افراد کی بھی یہ فطرت ہے کہ وہ اپنے اسلاف کے کارناموں پر فخر اور اُن کی نشر و اشاعت کو اپنا فرض محسوس کرتے ہیں۔ خاص طور سے اگر گزری ہوئی شخصیتیں نمایاں خصوصیات کی حامل بزرگ علما، یا دانشور ہوں تو جذبہ اور بھی شدید تر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ انحطاط کے دور میں ان بزرگوں کے نقوشِ کردار صاحبانِ فکر کے لیے مشعلِ راہ اور ان کے تذکرے سکونِ قلب و بالیدگیِ نظر کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

درحقیقت ماضی کے یہ تذکرے حال کے ایسے آئینہ ہوتے ہیں جن کو سامنے رکھ کر ہر صاحبِ ذوق اپنی اصل شکل کے خد و خال درست کر سکتا ہے اور اپنی بگڑی ہوئی تصویر بنا سکتا ہے۔ یہی وہ تصورات و خیالات تھے جنھوں نے موجودہ کتاب کی تدوین و ترتیب پر مجبور کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ چند برسوں میں ہم اخلاقی و علمی انحطاط کی ان منازل پر پہنچ گئے ہیں جن کے تذکرے سے شرم آتی ہے اور نفرت و بغاوت کے جذبات برانگیختہ ہو کر مذہب و مذہبی ٹھیکیداروں سے دُوری و حقارت کا سبب بنتے جاتے ہیں۔ دُنیا والے ہمارا انداق اڑانے میں مصروف ہیں مگر ہم اپنے جعلی و بناوٹی کردار کی رونمائی میں مگن ہیں۔

اس اذیت و کرب، بے چینی و شرمساری کے عالم میں بزرگانِ دین کے تقدّس، زہد و تقویٰ کے واقعات یاد آنے لگے۔ اُن کے علم و عرفان، فضل و وجدان، حُبّ اسلام و ایمان کی تصویریں نگاہوں کے سامنے پھرنے لگیں تو بے ساختہ عقل نے فیصلہ کیا کہ کیوں نہ ایسے پر آشوب و تاریک دور میں ماضی کے بزرگوں کی سعی و خدمات کا ذکر دیا جائے جن سے خود ساختہ رہنماؤں اور علماء کو ان کے ذکر سے اپنی شکلیں نظر آجائیں گی۔ نیز میرے لیے ایصالِ ثواب کا ذریعہ بن جائے گا۔ اس طرح سے یہ اقدام مستحسن ہی ہوگا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

فقیر
سیّد معراج اشرف

+91 7317380929
+91 8574533094
+91 7282896933
aalerasoolahmad@gmail.com

AALE RASOOL AHMAD
Office Incharge, Lucknow

All India Ulama & Mashaikh Board
آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ
AN APPEX BODY OF SUNNI MUSLIMS
AIUMB

aalerasoolahmad @aaleashrafi aalerasoolahmad.blogspot.in
Head Office : 20-Johri Fam, Jamia Nagar, Okhla, New Delhi-110 025
Contact : 09212357769 | **Email :** aiumbdel@gmail.com | **Website :** www.aiumb.com
U.P. State Office: 106/73, Nazar Bagh, Cantt. Road, Lucknow-226 001

تعارف

غوث العالم سلطان سیّد اشرف جہانگیر سمنانی ۷۰۸ھ میں سمنان (ایران) میں پیدا ہوئے۔ بحکمِ الٰہی ترکِ سلطنت کر کے فقیری کو اپنایا۔ تقریبًا دُنیا کے ہر حصے کی سِیاحت فرمائی اور اس وقت کے اکابرین سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ شیخ علاء الحق پنڈوی سے بیعت ہوئے اور خلافت حاصل کی۔ بعدہٗ بمقام درگاہ رسول پور ضلع فیض آباد (یوپی) میں قیام فرمایا۔ یہاں پر بہت سے لوگوں کو حلقہ بگوشِ اسلام کیا اور یہیں ۸۰۸ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

آپ کا شمار دنیا کے اکابرین میں ہوتا ہے۔ مزارِ پاک پر ہر قسم کے جنونی، آسیبی اور زندگی سے بیزار لوگوں کو شفا حاصل ہوتی ہے۔ یہ تخصیص ہند و پاک میں صرف آپ کے مزار کو حاصل ہے۔

سجادگان کا سلسلہ آپ کے مزارِ پاک پر حضرت حاجی عبدالرزاق نورالعین سے شروع ہوا جو آپ کے بھانجے تھے۔ آپ کے سجادگان اپنے وقت کے انسانِ کامل ہوئے ہیں۔ اس وقت مزارِ پاک پر حضرت مولانا سیّد شاہ ظفرالدین اشرف سجادہ نشین و متولّی ہیں۔

آپ کی ذات محبت، خلوص، دریا دِلی اور دینداری کا نمونہ ہے۔ قیام بسکھاری میں رہتا ہے، جو مزارِ پاک سے ایک میل دُور ہے۔ مزارِ پاک پر سال میں دو مرتبہ زائرین کا ہجوم ہوتا ہے۔

پہلا ماہِ محرم کی ۲۷ر سے لے کر ۳۰ر تک، اور دوسرا ہندی مہینہ اگھن ہیں۔ ماہِ محرم کی ۲۷ر کو سجادہ نشین آستانۂ عالیہ پر خرقہ کی رسم ادا کرتے ہیں۔ قوالی و دیگر مراسم اعراس ہوتے ہیں۔

ماہِ اگھن میں قرب و جوار کے لوگ شرکت کرتے ہیں۔ یہ میلہ تقریبًا ایک ماہ رہتا ہے۔ سال میں ایک مرتبہ غسلِ مزارِ پاک کی رسم ادا کی جاتی ہے جس میں زیرِ نگرانی صاحب سجادہ مزارِ پاک کی صفائی کی جاتی ہے۔ جملہ خاندان و مریدینِ آستانۂ عالیہ شرکت کرتے ہیں۔ رات میں جلسہ ہوتا ہے جس میں مقامی و بیرونی مشاہیر علماءِ کرام کی شرکت ہوتی ہے۔ یہ تقریب ہمیشہ جمعہ کی صبح بعدِ نمازِ فجر ادا کی جاتی ہے۔ غسلِ مزارِ پاک کی کوئی تاریخ متعین نہیں، صرف سجادہ نشین تاریخ کا تعین کرتے ہیں۔

تصنیفِ حضرتِ غوث العالم کا ذکر ضروری ہے۔ آپ نے اپنے مُریدین کی اصلاح کے لیے کئی کتابیں لکھیں جن میں لطائفِ اشرفی، مکتوباتِ اشرفی کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ دیگر کتب بھی انشاءاللہ اگر سعادت حاصل ہوئی تو ہدیۂ ناظرین ہوں گی دورانِ عرسِ قدس منجانب صاحبِ سجادہ عام لنگر کا اہتمام کیا جاتا ہے جن میں فقراء و مساکین نیز علماءِ کرام و مہمانانِ آستانۂ عالیہ کھانا کھاتے ہیں۔

آدابِ حاضری

بزرگانِ دین کے دربار میں حاضری دینا بزرگان سے ملنے کے برابر ہوتا ہے۔ فرق صرف اِس قدر ہے کہ کل ان کا جسم ظاہر تھا، آج وہ حجرۂ رحمت میں زیرِ خاک

پوشیدہ ہیں اور ہماری نگاہوں سے اوجھل ہیں۔ بقولِ حضور قبلہ سعدی علیہ الرحمہ ؎

چند ساعت در حضورِ اولیاء　　بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ایک دل عقیدت مند اور صاحبِ عقلِ سلیم با دنیٰ غور و تامل بخوبی اندازہ کر سکتا ہے کہ مزاراتِ محبوبانِ حق کی حاضری کی کیا اہمیت ہے اور کس قدر مؤدب ہونا چاہیے۔ یہ وہ بارگاہ ہے جہاں فرشتے بھی مؤدب ہو کر جاتے ہیں۔ ہم جس قدر آداب ملحوظ رکھتے ہیں یاد رکھیں کم ہی ہے۔ سب سے پہلے لباس اور جسم کی طہارت و پاکیزگی کے ساتھ با وضو ہونا بھی شرطِ آدابِ حاضری ہے۔

روضۂ اقدس میں داہنے قدم سے داخل ہوتے ہوئے تہِ دل سے ہدیۂ سلام و نیاز پیش کرے اور اوّل قدم بوسی و چادر پوشی سے مشرف ہو۔ پھر مؤدب مزارِ اقدس کے سرہانے کسی قدر نیچے سینۂ انور کے سامنے رو بہ مزار ہو کر نشستِ قعدہ میں نظریں جھکائے بیٹھ کر درود شریف و فاتحہ و نیاز کا ہدیہ اور شوق و عقیدتِ دل پیش کر کے اس یقین کے ساتھ کہ میں دیکھنے سے معذور رہوں مگر صاحبِ مزارِ اقدس مجھے اور میرے ظاہر و باطن کو بخوبی اپنی نگاہِ لطف و کرم سے نواز رہے ہیں، اپنے جملہ احوال و حوائج عرض کرے اور ان کی روحانیت سے یقین مالیسٹل و محتاج و عنایت بخش رکھے۔

اگر چادر پوشی و گل پوشی وغیرہ کرنی ہے تو نہایت خلوص و عقیدت سے کرے اور یہ یقین رکھے: ؎

اولیاء راہست قدرت از الٰہ　　تیر جستہ باز گرداند ز راہ

چنانچہ سرکار کی حدیث شریف بھی ہے

مَنْ کَانَ لَہُ الْمَوْلیٰ فَلَہُ الْکُلّ

عدالت

حضرت مخدوم میر سیّد اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرّہٗ کی عدالتِ بارگاہ میں حاضری کے تین اوقات مُعیّن ہیں :

اوّل :۔ بعدِ نمازِ فجر سے صبح ½۶ بجے تک ۔

دوم :۔ ۱۱ بجے دن سے زوال تک ۔

سوم :۔ بعدِ نمازِ عصر سے مغرب تک ۔

اِن اوقاتِ مقرّرہ میں آسیب زدہ ، مبتلایانِ امراضِ سحر و کربت و بلیات ظاہر و باطن ، مصیبت زدہ و پریشان حال ، زندگی سے مایوس زائرین صحنِ آستانہ پر حاضر ہوتے اور شہنشاہِ ولایت کی عدالت میں حاضر ہوتے اور اپنے مقدماتِ حال کی پیشی و گریہ و زاری کرتے ہیں ۔ حضرت کی نگاہِ مسیحانہ و شفابخش و جاں فزا سے جُملہ شیاطین و اجنّہ و بلیات سوختہ و گریختہ ہوتے ، خفتہ بلیات و امراض ظاہر ہوتے اور چند روز متواتر حاضرِ عدالتِ اشرفی ہوکر شفایاب و مقصد برآ ہوتے ہیں ۔ روتے آتے اور خوش و خرّم ہنستے ہوئے حضرت کی شانِ مسیحائی و کریمی کے نغمے گاتے جاتے ہیں ۔

قاعدہ

مریض کو چاہیے کہ خلوص و عقیدت اور نیک نیتی کے ساتھ حاضرِ عدالت ہو اور دل سے یہ وظیفہ وردِ زبان کرے : ؎

اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما　　　دردہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
اشرف نہنگ دردیا دریا بسینہ دارد　　　دشمن ہمیشہ پُر غمِ ذکرِ تو دوست دارد

حسبِ ذیل قصائد بھی بوقتِ عدالت عاجزی و یکسوئی اور حضورِ قلب کے ساتھ دبی آواز سے نغمہ ریز ہو :ـــ

قصیدۂ اوّل

تو ہستی در جہاں اشرف جہانگیر   من افتادہ را از دست برگیر
توئی حاجت روا اے شاہِ سمناں   برآری حاجتم از دست برگیر

قصیدۂ دوم

اے اشرف اشرافِ عالم مرشدِ اربابِ دیں   ہر کہ اشرف دوست دارد او مسلماں پاک دیں
من غلامِ اشرفم و سیّد اشرف پیرِ ما   ہر مُرادِ می رساند ہر دستگیرِ ما
با فکرِ اوست بازکہ اوست   ہر کہ ازیں نیست زنکوست
اشرف الحق اشرف الحق اشرف الحق   یک نگاہِ کرمت می طلبد خیرالدین
چہ بود گر بنوازی بہ نگاہے گاہے

انتباہ

دَورانِ عدالت ہر قسم کے گندے اور فحش خیالات و کلمات سے بچنا لازمی ہے، ورنہ مخدوم کی ناراضگی و خفگی کا سبب بنے گی۔

جب آسیب سوختہ ہو (جل جائے) تو فوراً درگاہ شریف سے رخصت کی تیاری شروع کر دے۔ زیادہ عرصہ حلقۂ درگاہ شریف میں قیام کرنے سے ممکن ہے کوئی نہ کوئی بے ادبی و گستاخی سرزد ہو جائے۔

درگاہ شریف کے دورانِ قیام جھوٹ، فریب، غیبت و چغل خوری اور جملہ

گناہوں سے حتی الوسع پرہیز کرے اور نماز پابندی سے ادا کرے، انشاءاللہ ضرور شفایاب ہوگا۔

چلّہ

حسبِ شوق وارادت زائرین درگاہ شریف پر چلّہ کش ہو سکتے ہیں۔ چلّے خصوصًا طاق دنوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ یعنی ۳ دن ، ۷ دن اور بڑا چلّہ ۴۰ دن کا ہوتا ہے۔

شرائط وقیودِ چلّہ دورانِ چلّہ نماز کی پابندی، گوشت، مچھلی، انڈے، پھل، تیل، گھی، دودھ، دہی وغیرہ الحاصل جملہ نفسانی وحیوانی اغذیہ و خوراک سے اجتناب شرط ہے۔ سنّت پر بھی عمل ضروری ہے۔

اہم مقاماتِ متعلّقہ آستانۂ عالیہ

لحد خانہ : یہ وہ خصوصی حجرہ شریف متصل خانقاہِ عالیہ مخدومیہ قدیمیہ ہے جہاں حضرت کا وصالِ باکمال اس مقدس سخن کے ساتھ ہوا ؎

زین خوب ترو گرچہ باشد کار　　　یار خنداں رود بسوئے یار

اِسی حجرۂ مقدسہ ومنورہ میں حضرت کو غسل دیا گیا تھا، عرسِ قدس کی ساعاتِ سعید میں اس کی بھی زیارت ہوتی ہے۔

روضۂ مقدسہ مخدوم شاہ نظام یمنی قدس سرہٗ

یہ وہ برگزیدہ صاحبِ ولایت وعلم وعرفانِ حقیقت اور محبوبِ مخدوم سمنانی ہیں جنھوں نے یمن سے ترکِ وطن کر کے عشقِ محبوب وحبیبِ حق میں اپنی حیاتِ سراپا حسنات و

صفات نذرِ حق و خدمتِ خلق فرمائی بوسیلۂ لطفِ اشرف ولایت و روحانیت میں درجۂ کمال حاصل کیا۔

آپ کی تصنیف زبانِ فارسی میں لطائفِ اشرفی ہے جس میں مخدوم عالی جاہ کی مکمل حیاتِ مقدسہ آپ نے قلم بند فرمائی ہے، آپ کی فضیلت و علمیت کی زندۂ جاوید آئینہ دار ہے۔ آپ کا روضۂ مبارک مخدومہ سلطانہ رفیقہ شفیقہ حیات حضرت حاجی الحرمین سیدنا مخدوم شاہ عبدالرزاق نورالعین اشرف قدس سرہٗ کے روضۂ اقدس سے چند قدم آگے خانقاہِ اشرفیہ کے راہبر زینے سے متصل داہنی جانب واقع ہے۔

پچہار گزر دارالاماں یہ وہ پر فضا و پُر سکون مقام ہے جو روضۂ اقدس سے قریب پاؤ میل شمالی گوشے میں تال کے قریب ذکر و یادِ الٰہی و عبادت و ریاضت کے لیے من حیث السلوک و تخلیۂ از ہجومِ دُنیا قابلِ انتخاب شوق ہے۔ مع جملہ مریدین و معتقدین نمازِ عصر سے مغرب تک یہیں مشغولِ درود وظائف رہا کرتے تھے۔ اس کے بعد حرمِ محترم کو واپس لائے تھے۔ بقولِ مخدوم یہ وہ مقام ہے جہاں تا عین قیامت صاحبِ بصیرت و دیدۂ باطن کے غوث، قطب اور ابدال سے ملاقات ہوگی۔

روضۂ اقدس بی بی بِلائی یہ وہ پیاری بلّی ہیں جو باکمال الدین بیابانی کی خدمت میں رہتی تھیں۔ جب آپ کو مخدوم باکمال کی صحبتِ سعید و ارادت کا شرف حاصل ہوا تو آپ کے ساتھ بی بی بِلائی بھی خدمتِ مخدوم میں رہنے لگیں۔ اور آپ کی پیاری ہوگئیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ع

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

جو کسی محبوبِ خدا سے منسوب ہو جائے اور اُس کی محبت میں اپنی جان قربان کر دے تو وہ

محبوبِ حق اور صاحبِ روحانیت ہوتا ہے۔ صرف انسان ہی کی ذات تک شرف محدود نہیں، کائنات کی جو شئے سنگ و حجر، چوب و شجر، حتیٰ کہ حیوانات و بہائم جن کو کسی محبوبِ حق کی صحبت و خدمت کا شرف حاصل ہوتا ہے ان کی حیثیت و ماہیت اپنی نوع میں سب سے یگانہ و بالاتر اور بہ الا امتیاز ہوجاتی ہے۔

چنانچہ بی بی کی روحانیت بھی لطف و کرمِ مخدوم کے طفیل محتاجِ قیل و قال نہیں بلکہ مسلّم ہے۔

درگاہِ معلّٰی سے جانبِ مشرق کچھ فاصلے پر دفعِ آسیب و بلیات کے لیے محتاجِ تعریف نہیں۔ آسیب زدگان کی زبان سے نکلنے والی چیخ خود بی بی بلائی کی روحانیت کا اعلان و اقرار کرتی ہے

خانقاہِ معلّٰی آستانۂ عالیہ کے بالکل سامنے یہ قدیم عمارت مخدوم عالی مرتبت کی خودساختہ یادگار ہے جس سے آج بھی آپ کی رُوحانیت و شانِ ولایت اور خدمتِ مدرس و تدریس و تبلیغِ دینِ متین اور ذوقِ تعمیر و توسیع و ترقیِ دینِ متین و ایمان، علم و ادب، صنعت و حرفت اور خدمتِ خلق کی یاد تازہ ہے اور ان شاء اللہ رہتی دُنیا تک یہ یادگار رہے گی۔ چنانچہ اب بھی متعلقین و متوسلینِ مخدوم اور اربابِ ذوق نے اِس تاریخی یادگار کو دائم و قائم رکھنے کے لیے اِسی قدیم عمارت میں **دارُالعُلوم مخدوم اشرف** کے نام سے ایک بُنیادی علمی درسگاہ صاحب سجادہ حال کے برادرِ ثانی حضرت سیّد شاہ فخرالدین اشرف صاحب کی زیرِ نظامت قائم کی ہے اور یہ کوشش جاری ہے کہ اس کو بوسیلۂ اِمدادِ حکومت ایک درسگاہِ عالیہ و مرکزِ درسِ صنعت و حرفتِ جدیدہ بنائیں تاکہ آئندہ نسلیں علمی صلاحیت کی صاحب

فن وہنر ہو کر فارغ التحصیل ہوں اور اپنی زندگی بسر کرنے میں سرکاری یا غیر سرکاری ملازمت محتاج اور دست نگر نہ ہوں بلکہ دنیا کے ہر خطے میں خود کفیل آزادانہ زندگی بسر کرنے کی جرأت ولیاقت کی مالک ہوں ۔

نعت شریف

ازحضرت مولانا سیّد شاہ عبدالحی اشرف ہوشؔ رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین
درگاہ رسول پور (کچھوچھہ) شریف ۔ المتوفی ۱۹۶۸ء

آؤ اے ہوشؔ حضورِ شہِ ابرار چلیں   نالہ کرتے ہوئے با دیدۂ خونبار چلیں
جذبۂ عشقِ نبی بھول نہ جانا مجھ کو   جب شفاعت کے لیے احمدِ مختار چلیں
تیرگی قلب کی یہ دور نہ ہوگی ہرگز   چھوڑ کر ہند، سوئے مرکزِ انوار چلیں
اللہ اللہ رے کشش، خاکِ مدینہ تیری   دل میں آتا ہے یہیں چھوڑ کے گھر بار چلیں
سر پہ ہو تاجِ شفاعت بہ مقامِ محمود   یہ ندا ہوگی کہ بخشش کے طلبگار چلیں
اپنے جلووں سے نوازیں گے رسولِ عربی   حاصلِ زیست یہی ہے پئے دیدار چلیں

دل میں ہو عشقِ نبی ورد زباں نامِ نبی
اِس طرح حشر میں اے ہوشؔ گنہگار چلیں

نذرانۂ عقیدت

بہ بارگاہِ شاہِ سمنانی نتیجۂ فکر و سخن ورشحاتِ قلم حضرت سیّد شاہ
وجیہ الدین اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

تو شمعِ بزمِ عرفانی مدد یا شاہِ سمنانی   شہِ محبوبِ سبحانی مدد یا شاہِ سمنانی

چو از الطافِ مشکل کشائی می شود زیبا   بگویم مرتضیٰ ثانی مدد یا شاہِ سمنانی
ضعیفم مور پرورده شمایل قابلِ لطفم   بموراں کن سلیمانی مدد یا شاہِ سمنانی
سگم حلقہ بگوشم آستانت مامن اندیشم   نہ از پیشِ خودم رانی مدد یا شاہِ سمنانی
کجا گردم بگو از ماندگی خود بکہ گویم   چو دردم را تو درمانی مدد یا شاہِ سمنانی
پریشاں حالیم بنگر ہجومِ دشمناں بنگر   مدد یا شاہِ سمنانی مدد یا شاہِ سمنانی
بحقِ ماشہا دُت دعائے خویش بالا کن   حضورِ ربِّ سبحانی مدد یا شاہِ سمنانی
وجیہِ خستہ چوں شیدا جمالِ روئے تو گشتہ
بہ ہجرِ خود سوزانی مدد یا شاہِ سمنانی

نذورِ عقیدت محشی جذبات

نتیجۂ فکر و سخن و رشحاتِ قلم حضرت مولانا سید شاہ عبدالحی اشرف ہوشؔ
اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین درگاہ رسول پور کچھوچھہ شریف
المتوفیٰ سنہ ۱۹۶۸ء

دردِ جگر کے ساتھ ہے اثر سرور کیا   خانۂ دل میں آئیں گے آج مرے حضور کیا
دل ہے تمھاری جلوہ گاہ اتنا پتہ ملا مجھے   ڈھونڈ ہی لیں گے ہم تمھیں ہم سے رہو گے دور کیا
تیرہ چڑھا ہوا ہے کیوں چہرہ بنا ہوا ہی کیوں   یہ تو بتاؤ اب ذرا ہم سے ہوا قصور کیا
نام ترا کبھی نہ لوں سچ ہی مگر میں کیا کروں   دل نہیں ہائے مانتا اس میں مرا قصور کیا
پردہ سرک رہا ہی لو آنا ہی چاہتے ہیں وہ   اتنا تڑپ رہا ہے تو اے دلِ ناصبور کیا
دل کو بناؤ آئینہ اس میں نظر وہ آئے گا   ہوشؔ تلاشِ یار میں جاتے ہو کوہِ طور کیا

سرکارِ سمنان کے حضور میں

انیسِ بے کساں تم مخزنِ جود و سخا تم ہو   کرو مجھ پر کرم اشرف کہ فخرِ اولیا تم ہو
مٹایا تم نے راہِ حق میں ایسا اپنی ہستی کو   سمجھ سکتا نہیں کوئی حقیقت میں کہ کیا تم ہو
ترستی ہیں یہ آنکھیں مدّتوں سے بہرِ نظّارہ   خدا کے واسطے آکر کبھی جلوہ نما تم ہو
تمھارا آستاں میں چھوڑ کر جاؤں تو کیوں جاؤں   مجھے حاجت نہیں اس کی مرے حاجت روا تم ہو
بہت کچھ دل میں لے کے حاضرِ دربار ہوتا ہے   کہے گا اور کس سے ہوشؔ کہ جدّالعلیٰ تم ہو

تلاشِ جمالِ یار

ڈھونڈنے جب چلی انھیں چشمِ خیال ہر طرف
آنے لگا مجھے نظر اُن کا جمال ہر طرف

تو نہ ملا مجھے کہیں، عمر گزر گئی یوں ہی
لے گیا کھینچ کر مجھے شوقِ وصال ہر طرف

ہوشؔ کمالِ شوق سے کر تو طلب کمال کی
تجھ کو ملیں گے خود بخود اہلِ کمال ہر طرف

جلوۂ جانانہ

خلوت کدۂ دل میں آ جلوۂ جانانہ   مشتاقِ زیارت ہے میرا دلِ دیوانہ
مدت سے پیاسا ہوں اے ساقیِ میخانہ   خم خانۂ وحدت سے بھر دے مرا پیمانہ

پنہاں ہو آنکھوں سے کر کے مجھے دیوانہ   ڈھونڈوں میں کہاں تجھ کو اے جلوۂ جانانہ
آباد کیا تو نے میرا دلِ ویرانہ   صدقے ترے ہو جاؤں او جلوۂ جانانہ
کیا پوچھتے ہو مجھ سے اے ہوشؔ مری حالت
اک مست ہوں دیوانہ اک رِند ہوں مستانہ

نالۂ فریاد

جور کا شکوہ نہ شورِ نالۂ فریاد ہو   زیرِ لب آہیں رہیں اور دل میں ان کی یاد ہو
فی الحقیقت اس کا مٹنا ہی بقا کی ہے دلیل   جو تمھاری جستجو میں خانماں برباد ہو
عشق میں انساں کو ہے صبر و تحمل لازمی   ضبط کرنا چاہیے گو طاقتِ فریاد ہو
نام کو باقی نہ رہ جائے کہیں تیرا نشاں   مٹنے والے عاشقی میں اِس طرح برباد ہو
میرے ہاتھوں سے نہ چھوٹے دامنِ صبر و شکیب   یا الٰہی دل نہ میرا مائلِ فریاد ہو
کیوں نہ ہو رنگ آفرینی ہوشؔ کے اشعار میں
جب مصوّر حضرتِ سیمابؔ سا اُستاد ہو

قندِ پارسی

منم وجد آشنا در کوچہ و بازار می رقصم   ز مستیِ محبت صورتِ پرکار می رقصم
بہارِ باغ را اے باغباں اذنِ تماشا دہ   کہ در صحنِ قفس با دیدۂ خونبار می رقصم
نہ صوفی ام نہ صافی ام نہ من مسلم نہ ہندوئم   منم مدہوشِ الفت در خیالِ یار می رقصم
شدم دیوانہ در عشقِ جنابِ ساقیِ کوثر   بہ سودائے جمالِ احمدِ مختار می رقصم

یاشاہ سمنانی

ہے بحرِ غم کی طغیانی مدد یا شاہِ سمنانی　گلے تک آگیا پانی مدد یا شاہ سمنانی
تمھیں محبوبِ ربّانی تمھیں محبوبِ یزدانی　تمھیں محبوبِ لاثانی مدد یا شاہ سمنانی
رُخِ پُرنور ہے مصحف سوادِ سطر ہے گیسو　ہے صورت رازِ قرآنی مدد یا شاہ سمنانی
تمھیں جانِ شریعت ہو تمھیں کانِ طریقت ہو　تمھیں محورِ خدا دانی مدد یا شاہ سمنانی
خدا کے پنجتن انوار تم ان کی تجلّی ہو　نہ ہو کیوں شکل نورانی مدد یا شاہ سمنانی
مجھے گھیرا ہے ظلمت نے اندھیرا چار جانب ہے　ذرا اے شمعِ ربّانی مدد یا شاہ سمنانی
لبِ جاں بخش سے اِس کشتۂ غم جلا دیجے　کہ تم ہو عیسیٰؑ ثانی مدد یا شاہ سمنانی
تمھیں مشکل کشا کے لاڈلے ہو لو خبر میری　رسولِ پاک کے جانی مدد یا شاہ سمنانی
بُرا ہوں یا بھلا ہوں پر تمھارا نام لیوا ہوں　مٹے ساری پریشانی مدد یا شاہ سمنانی
ترے در کا بھکاری کس طرف جائے کہاں مانگے　عطا ہو بھیک من مانی مدد یا شاہ سمنانی
غریقِ بحرِ کلفت ہوں تمھیں ہو ناخدا میرے　نہ کیوں کر پھر ہو حیرانی مدد یا شاہ سمنانی
طفیلِ ساقیِ کوثر ہمیں بھی اپنے ہاتھوں سے　پلانا حشر میں پانی مدد یا شاہ سمنانی
ہزاروں ناوکِ رنج والم ہیں ایک سینے پر　بچالے قطبِ ربّانی مدد یا شاہ سمنانی
یہ سمجھوں مل گئی کونین کی دولت جو مل جائے　درِ حضرت کی دربانی مدد یا شاہ سمنانی
نعیم الدین اشرف ہیں وجیہ الدین کا صدقہ　عطا ہو فیضِ روحانی مدد یا شاہ سمنانی

دیگر

محبوبِ ذاتِ کبریا فریاد رس فریاد رس
مخصوصِ درگاہِ خدا فریاد رس فریاد رس
اے اولیا را پیشوا فریاد رس فریاد رس
ہر مقتدا را مقتدا فریاد رس فریاد رس
عالم زِ علمِ مِنْ لَّدُنْ دانندۂ اسرارِ کن
اے جائے تو عرشِ عُلیٰ فریاد رس فریاد رس
تا عرضِ حالِ خویشتن پیشِ جفا بُت کردہ ام
دارم بدل امید ہا فریاد رس فریاد رس
از دستِ چرخِ کج خرام آمد بلا ہا بر سرم
شاہِ رسل عقدہ کشا فریاد رس فریاد رس
افتادہ ام در بےکسی لِلّٰہ فریا دم رسی
اے دستگیرِ بےنوا فریاد رس فریاد رس
کارِ ہمہ دُنیا و دیں وابستۂ مرضیِ توست
اے مرجعِ شاہ و گدا فریاد رس فریاد رس
ہر لحظہ دارد التجا ایں عاجزِ مسکیں گدا
اے حضرتِ خیر الوریٰ فریاد رس فریاد رس

دیگر

یہ وہ دربارِ عالی ہے جو ہے عالم میں لاثانی
جسے شاہی سمجھتے ہو وہ ہے اس دَر کی دربانی
ترا خوانِ کرم کیا ہے سراپا فضلِ رَبّانی.
صبا جس کی ہمیشہ آکے کرتی ہے مگس رانی
گدا ہیں آستانِ پاک کے ہندی و افغانی
مرض سب دور ہوتے ہیں ہوں آسیبی کہ شیطانی
رہا کرتا ہوں آقا مبتلائے صد پریشانی
اِدھر بھی اک نظر بہرِ خدا ہو شاہ سمنانی
رسولِ حق کے پیارے ہو علی کے تم دُلارے ہو
تمھیں زہرا کے تارے ہو تمھیں مولا ہمارے ہو
بہت بگڑے ہوئے کاموں کو بیکس کے سنوارے ہو
لگا دو ہاتھ کشتی میں کہ ساحل کے کنارے ہو
فقیروں کے نگہباں ہو غریبوں کے سہارے ہو
خدا کرتا یہ نالہ گوش زد آقا ہمارے ہو

رہا کرتا ہوں شاہا مبتلائے صد پریشانی
اِدھر بھی اک نظر بہرِ خدا ہو شاہ سمنانی

ترے نامِ مُبارک میں اثر ہے اسمِ اعظم کا   ہر اک زخمِ جگر کو کام دیتا ہے وہ مرہم کا
تپش دل کی مٹے اور بے نشاں ہو نام ہر غم کا   تمھارے جام کے آگے معطل جام ہے جم کا
تمھارے نیر کا پانی ہے ثانی آبِ زمزم کا   مرض یہ دُور کرتا ہے ہر اک اولادِ آدم کا

رہا کرتا ہوں شاہا مبتلائے صد پریشانی
اِدھر بھی اک نظر بہرِ خدا ہو شاہ سمنانی

دوا پائے جو تیرے نیر کی کائی کو کھا جائے   مریضِ دردِ سر گھس کر لگائے تو شفا پائے
ملائے اِس کو سُرمے میں تو تاثیر اپنی دکھلائے   کہ ہر سو نورِ یزداں اس کی آنکھوں میں نظر آئے
گلا بیٹھا ہو جس کا وہ اگر کائی کو کھا جائے   تو مُرغانِ خوش الحاں کو چمن میں جا کے شرمائے

رہا کرتا ہوں شاہا مبتلائے صد پریشانی
اِدھر بھی اک نظر بہرِ خدا ہو شاہ سمنانی

جو اِس دربار کے کاجل کو آنکھوں میں لگائیگا   زمانے کی نگاہِ بد سے یہ اس کو بچائیگا
چراغِ آستانہ کو اگر کوئی جلائیگا   تو پھر ہر اک مُرادِ دل اثر سے اس کے پائیگا
چلے چالیس دن جس جا تو دیکھے جو دکھائیگا   بڑوں کا ذکر کیا بچّوں کی بیماری چھڑائیگا

رہا کرتا ہوں شاہا مبتلائے صد پریشانی
اِدھر بھی اک نظر بہرِ خدا ہو شاہ سمنانی

تعالی اللہ کیا ہی خوش نما ہے روضۂ اطہر   معطر کن در و دیوار کا ہے عود اور عنبر
ندی دیکھ کر جس کی فلک کو آ گیا چکر   زمیں کو فخر ہے جس پر بنا ہے روضۂ انور

بچھائی نیر کے پانی میں ہر سو نور کی چادر   لگائی سبزکائی نے زمرد رنگ کی جھالر
رہا کرتا ہوں شاہا مبتلائے صد پریشانی
اِدھر بھی اک نظر بہرِ خدا ہو شاہ سمنانی
تمھیں ہو فیض کے دریا تمھیں ہو جود کے پانی   چھڑا دو ہر مرض میرا ہو شیطانی کہ جسمانی
بس اب تو دل میں اپنے ہم نے ٹھانی ہی تو یہ ٹھانی   نہ چھوڑیں گے کبھی چوکھٹ تری یا شاہِ سمنانی
نہ جب تک دُور ہوگی اب مرے دل کی پریشانی   نہ جائیں گے کہیں ہرگز کریں گے در کی دربانی
رہا کرتا ہوں شاہا مبتلائے صد پریشانی
اِدھر بھی اک نظر بہرِ خدا ہو شاہ سمنانی
ترے دربار سے سائل جو خالی ہاتھ جائیگا   وطن والوں کو جا کر اپنے وہ کیا مُنھ دکھائیگا
حکایت فیض اور بخشش یہاں کی کیا سُنائیگا   نہ جب تک اپنی مُنھ مانگی مُرادوں کو وہ پائیگا
ترا دریائے رحمت جوش پر جس وقت آئیگا   سخاوت کا سمندر موتیوں کو کب لٹائیگا
رہا کرتا ہوں شاہا مبتلائے صد پریشانی
اِدھر بھی اک نظر بہرِ خدا ہو شاہ سمنانی
کوئی کتنا ہی ہو اندوگیں اور غم کا مارا ہو   تمھارے در پہ جب پہنچے تو راحت آشکارا ہو
میسر آپ کی چوکھٹ سی بیچارے کو چارا ہو   نصیب اس دل کو چاندی ہو جو غم میں پارا پارا ہو
نہ ہو اب دیر پورا دل کا سب مقصد ہمارا ہو   نگاہِ لطف اس عاجز کی جانب بھی خدارا ہو
رہا کرتا ہوں شاہا مبتلائے صد پریشانی
اِدھر بھی اک نظر بہرِ خدا ہو شاہ سمنانی
مرے سلطان سمنانی مُراد اپنی جو پاؤں گا   جو کرنا ہے کروں گا جو لٹانا ہے لٹاؤں گا

رہوں گا زندہ جبتک سر ترے در پر جھکاؤنگا   ترے دربار کا چرچا زمانے کو سناؤنگا
کچھوچھہ کی خس و خاشاک سینے سے لگاؤنگا   درِ انور سے لوں گا خاک اسے سرمہ بناؤنگا

رہا کرتا ہوں شاہا مبتلائے صد پریشانی
اِدھر بھی اک نظر بہر خدا ہو شاہ سمنانی

زمانے کے حوادث سے عجب حالت ہماری ہے   جگر میں درد ہے شاہا تو دل میں بے قراری ہے
زباں پر نالہ و فریاد اشک آنکھوں میں جاری ہے   زمانے کی مٹی حالت میں رسمِ غم گساری ہے
کھڑا ہوں دیر سے در پر عیاں سب میری زاری ہے   مرے آقا مری عرضی پہ کیا مرضی تمھاری ہے

رہا کرتا ہوں شاہا مبتلائے صد پریشانی
اِدھر بھی اک نظر بہر خدا ہو شاہ سمنانی

مری یہ نظم یا رب حشر تک مقبولِ دوراں ہو   سنے جو کوئی اس کو یا پڑھے وہ شاد شاداں ہو
زمانہ تیری مدحت میں ہمیشہ گوہر افشاں ہو   تمھاری راہ پر چل کر ہر اک دیں دار نازاں ہو
رفیق احمد کہے کیا واقفِ اسرارِ پنہاں ہو   خدا کے دوست ہو ساری خدائی کے نگہباں ہو

رہا کرتا ہوں شاہا مبتلائے صد پریشانی
اِدھر بھی اک نظر بہر خدا ہو شاہ سمنانی

دیگر

یہ وہ مقبول ہیں جن کا یہ ہے دربارِ سلطانی   یہاں جن چھوٹتے ہیں جلتے ہیں آسیبِ شیطانی
مریضوں کے لیے کافی ہے خاک اور نیر کا پانی   دفع ہوتے ہیں ان سے جتنے ہیں آسیبِ جسمانی
علی کے لاڈلے ہو اور تمھیں ہو قطبِ ربانی   دیا خالق نے یہ رتبہ تمھیں یا شاہ سمنانی

دیگر

برائے مصطفیٰ از بہرِ شبیر
کرو میری مدد اشرف جہانگیر

خدا نے کیا تم کو جہانگیر   تمھاری خاکِ در ہے بہرِ اکسیر
ملائک جن و انساں کے ہو تم پیر   تمھارے حکم کو کہتے ہیں تقدیر
نہیں اب کام آتی کوئی تدبیر   نہ کیجے حق میں اس عاجز کے تاخیر

برائے مصطفیٰ از بہرِ شبیر
کرو میری مدد اشرف جہانگیر

سبحان اللہ کیا ہے روضۂ پاک   نہیں ثانی ہے جس کا زیرِ افلاک
کہ جس کے روضے کی خس و خاشاک   لگائیں نین میں سب جن و افلاک
کوئی کیسا ہی ہو با حال شمناک   اگر دیکھے تمھیں ہو جائے بیباک

برائے مصطفیٰ از بہرِ شبیر
کرو میری مدد اشرف جہانگیر

صفا اس درجہ پانی نیر کا ہے   گہر ہے یا کتابِ اولیا ہے
عطا اس میں تو بوئے کبریا ہے   پیا جس نے اسے فوراً شفا ہے
مریضوں کے لیے بے شک دوا ہے   اور پانی اس میں زمزم کا ملا ہے

برائے مصطفیٰ از بہرِ شبیر
کرو میری مدد اشرف جہانگیر

بلاشک دین کے تم رہنما ہو   حبیبِ پنجتن ہو باخدا ہو
ولی ہو غوث ہو اور پیشوا ہو   تمامی خلق کے حاجت روا ہو
مریضِ لادوا کی تم دوا ہو   متاعِ پیر ہو معجز نما ہو
برائے مصطفیٰ از بہرِ شبیر
کرو میری مدد اشرف جہانگیر
اگر بیمار تیرے در پہ آوے   شفا فی الفور آتے ہی وہ پاوے
جبیں کو گر ترے در پر جھکاوے   تمنّا دین و عقبیٰ کی وہ پاوے
تصدق نام پر تیرے وہ جاوے   ترا وہ نام پھر کیوں کر بُھلاوے
برائے مصطفیٰ از بہرِ شبیر
کرو میری مدد اشرف جہانگیر
خدا نے آپ کو افضل بنایا   جمالِ باکمال اپنا دکھایا
ہر اک رازِ نہاں تم کو بتایا   ہزاروں نے مُرادیں تم سے پایا
بہت ڈھونڈا ولی تم سا نہ پایا   مرے حق میں تو کیا عرصہ لگایا
برائے مصطفیٰ از بہرِ شبیر
کرو میری مدد اشرف جہانگیر
بتوں میں ہے کرامت تیری اظہر   کہ مورت کالپی میں تھا جو پتھر
خدا سے عرض کر کے شاہ اطہر   بنایا آدمی اس کو سراسر
عطا اس کو کیا دینِ پیمبر   مرے حق میں نہ ہو عرصہ ذرا بھر

برائے مصطفیٰ از بہرِ شبیر
کرو میری مدد اشرف جہانگیر
مِرا سب مُدّعا حق سے دِلا دو   بحقِ پنجتن جادو گرا دو
کرے جو سحر اُس کو تم سزا دو   اور اس کا نام ہستی سے مٹا دو
سفر کا راستہ اُس کو دِکھا دو   مرے آقا مجھے دُکھ سے چھڑا دو
برائے مصطفیٰ از بہرِ شبیر
کرو میری مدد اشرف جہانگیر

دیگر

یہ وہ دربارِ اعلیٰ ہے اور ہے سرکارِ لاثانی   جہاں کے شاہ جس کے در کی کرتے آئے دربانی
ہمیشہ آپ کے دربار میں ہے فضلِ ربّانی   صبا صبح و مسا روضہ کی کرتی ہے مگس رانی
چلے آتے ہیں زائر چینی و برمی و افغانی   پہنچتے ہی ختم ہو جاتے ہیں اثراتِ شیطانی
برائے پنجتن مخدوم اشرف شاہ سمنانی
اِدھر بھی اک نظر کر دو مٹے ساری پریشانی
جگر گوشہ علی کے غوث الاعظم کے دلارے ہو   معین الدین اجمیری کی تم آنکھوں کے تارے ہو
جہاں کے مفلس و بیکس غریبوں کے سہارے ہو   ولی ہو غوث ہو اور راہبر بیشک ہمارے ہو
بہت سے کام دنیا کے جو بگڑے تھے سنوارے ہو   لگا دو ہاتھ کشتی کو تو دریا کے کنارے ہو
برائے پنجتن مخدوم اشرف شاہ سمنانی
اِدھر بھی اک نظر کر دو مٹے ساری پریشانی
تری چوکھٹ کی مٹی میں اثر ہے اسمِ اعظم کا   ہر اک زخمِ جگر کو کام دیتی ہے وہ مرہم کا

اثر ہے نیر کے پانی میں بیشک آبِ زمزم کا   مرض یہ دُور کرتا ہے سبھی اولادِ آدم کا
تپش دل کی بجھے اور سب مٹا دے نام ہر غم کا   بھری ہیں خوبیاں اس نیر میں اور جام ہی جم کا
برائے پنجتن مخدوم اشرف شاہ سمنانی
اِدھر بھی اک نظر کردو مٹے ساری پریشانی

بڑھے الفت زن و شوہر میں جو اس کائی کو کھا جائے   مریضِ دردِ سر گھس کر لگائے تو شفا پائے
ملائے اس کو سرمہ میں تو یہ تاثیر دکھلائے   کہ ہر دربار میں ہر دل عزیزی سے جگہ پائے
اگر میٹھا ہوا لے کر کلیجن سے اگر کھلائے   تو مرغانِ خوش الحاں کو چمن میں جا کے شرمائے
برائے پنجتن مخدوم اشرف شاہ سمنانی
اِدھر بھی اک نظر کردو مٹے ساری پریشانی

جو اس دربار کے کاجل کو آنکھوں میں لگائیگا   زمانے کی نگاہِ بد سے یہ اس کو بچائے گا
چراغِ آستانہ گر کہیں یہ لا جلائے گا   تو سب آسیبِ شیطانی سحر ٹونا مٹائے گا
جلے چالیس دن جس گھر میں واں برکت خدا دیگا   جموگا کا مرض بچے کو ہو تو یہ چھڑا دے گا
برائے پنجتن مخدوم اشرف شاہ سمنانی
اِدھر بھی اک نظر کردو مٹے ساری پریشانی

سبحان اللہ کیسا خوشنما ہے روضۂ اطہر   جلا کرتا ہے روز و شب کہ جس میں عود اور عنبر
لیے آغوش میں روضے کو ہی اک نیرِ پُر جوہر   پڑی کائی کی چادر جس کے ہی آبِ مصفا پر
جھکا کر فلک رفعت کو جس کی دیکھ شرما کر   زمیں کو فخر ہے جس پر بنا ہے روضۂ اطہر
برائے پنجتن مخدوم اشرف شاہ سمنانی
اِدھر بھی اک نظر کردو مٹے ساری پریشانی

چھڑا دو سب مرے درد و الم آسیبِ شیطانی   فسوں ہو یا سحر ٹونا غرض امراضِ جسمانی
ترے دربار میں آ کر یہ ہم نے دل میں ہے ٹھانی   نہ جائیں گے کہیں ہرگز کریں گے در کی دربانی
نہ جبتک دور ہو گی اب مرے دل کی پریشانی   نہ چھوڑیں گے کبھی چوکھٹ تری یا شاہ سمنانی
برائے پنجتن مخدوم اشرف شاہ سمنانی
ادھر بھی اک نظر کر دو مٹے ساری پریشانی

ترے دربار سے سائل جو خالی ہاتھ جائیگا   وطن والوں کو جا کر اپنے وہ کیا منھ دکھائیگا
حکایت فیض اور بخشش یہاں کی کیا سنائیگا   نہ جبتک اپنی منھ مانگی مرادوں کو وہ پائیگا
ترا دریائے رحمت جوش پر کس وقت آئیگا   سخاوت کا سمندر موتیوں کو کب لٹائیگا
برائے پنجتن مخدوم اشرف شاہ سمنانی
ادھر بھی اک نظر کر دو مٹے ساری پریشانی

کوئی کیسا ہی با حالِ پریشاں غم کا مارا ہو   مصیبت کی جھلک چہرے سے جسکے آشکارا ہو
جب آیا آستانے پر تو پھر سب سے کنارا ہو   شگفتہ غنچۂ دل ہو اگرچہ پارا پارا ہو
نہ ہو اب دیر پورا دل کا مقصد اب ہمارا ہو   نگاہِ لطف اس عاجز کی جانب بھی خدا را ہو
برائے پنجتن مخدوم اشرف شاہ سمنانی
ادھر بھی اک نظر کر دو مٹے ساری پریشانی

مرے سلطان سمنانی مرادِ اپنی جو پاؤں گا   تمہارے نام پر دولت بہت سی ہیں لٹاؤں گا
جیوں گا جب تلک چوکھٹ پہ آ کر سر جھکاؤنگا   ترے دربار کی بخشش ہر اک جا پر سناؤں گا
کچھوچھہ کی خس و خاشاک سینے سے لگاؤنگا   تری گلیوں کی لے کر خاک میں سرمہ بناؤں گا

برائے پنجتن مخدوم اشرف شاہ سمنانی
ادھر بھی اک نظر کر دو مٹے ساری پریشانی
زمانے کے حوادث سے عجب حالت ہماری ہے   چھدا قلب و جگر درد و الم سے بیقراری ہے
زباں سوکھی گریباں چاک خوں آنکھوں سے جاری ہے   نہ پرساں کوئی حالت کا نہ رسمِ غمگساری ہے
بھٹکتا دربدر پھرتا ہوں ہر دم آہ و زاری ہے   مرے آقا مری مرضی پہ کیا مرضی تمھاری ہے
برائے پنجتن مخدوم اشرف شاہ سمنانی
ادھر بھی اک نظر کر دو مٹے ساری پریشانی
رفیقِ ناتواں کی نذر یہ مقبولِ دوراں ہو   پڑھے جو آستانے پر خدایا وہ بھی شاداں ہو
یوں ہی قائم رہے طبعِ رواں اور گوہر افشاں ہو   فلک پر دیکھ جس کو پانی پانی ابرِ باراں ہو
رفیقِ احمدِ عیاں کیا کر سکے جو راز پنہاں ہو   کچھوچھہ کے مرے سلطان تم محبوبِ یزداں ہو
برائے پنجتن مخدوم اشرف شاہ سمنانی
ادھر بھی اک نظر کر دو مٹے ساری پریشانی

دیگر

محبوبِ حق نواسۂ پیغمبرِ خدا   مشکل کشائی ترکہ علی سے تمھیں ملا
مشکل کشائی خلق کی اِس در سے ہی سدا   مشکل میں گھر گیا ہے کہاں جائے یہ گدا
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
سارا زمانہ آپ کے در سے ہے فتحیاب   اِس بارگاہ سے ہے خلائق مُراد یاب

اب دل ہیں مفلسی و مرض سے رہی نہ تاب   قسمت بگڑ گئی ہے بنا دیجیے جناب
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
در ہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
رکھتے ہیں عام خلق کے اوپر کرم جو آپ   خلق اس سے بھول جاتی ہے ماں اور اپنا باپ
آئے گنا ہگار جو کٹ جائے اس کا پاپ   بخشش ہے بحساب نہیں جس کی تول ناپ
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
در ہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
حق نے تمھارے ہاتھ میں دی ساری کائنات   جسم اور رُوح پر ہیں تمھارے تصرفات
اِس جا شفا مرض سے ہے آسیبوں سے نجات   ابن الرسول میری طرف بھی ہو التفات
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
در ہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
بحرِ کرم رسول ہیں اور آپ اس کے گھاٹ   آیا ہوں در پہ آپ کے لے کر کرم کی چاٹ
مارے مصیبتوں کے ہے دنیا سے دل اُچاٹ   ملتی نہیں ہے دین کی بھی مجھ کو راہ باٹ
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
در ہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
ملتی نہیں پناہ کہیں آہ الغیاث   ہیں غوث الاعظم آپ تو اے شاہ الغیاث
جائے پناہ ہے یہی درگاہ الغیاث   اِس کے سوا ملی نہ مجھے راہ الغیاث
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
در ہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا

سر پر فقیر و شاہ کے رکھتے ہیں آپ تاج　　　کتنے ملوک لے کے یہاں آئے ہیں خراج
امیدوار آیا ہوں دیجے مُراد آج　　　اِس در کو چھوڑ کر کہیں ملتا نہیں علاج
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلید کرم کشا

جتنا کیا علاج وہ بے کار اور ہیچ　　　نخلِ دُعا نقش تھے بے بار اور ہیچ
ثابت ہوئے جو یار تھے اور غمگسار ہیچ　　　ہاں آپ کا کرم ہو تو پھر سب ہیں یار ہیچ
اے اشرف زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا

مشرق سے جب ہوا درِ رحمت کا افتتاح　　　کُھلتا ہے بارگاہ کا پھاٹک عَلَی الصَّباح
ہوتی ہے پھر پُکار کہ حَیَّ عَلَی الفَلَاح　　　خادم مجاور آئے بلال آئے اور رَباح
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا

ہر باغِ دیں میں فیض تمہارا ہے شاہ شاخ　　　روشن تمہارے نور سے گھر گھر کا بام و کاخ
کر دو نظر تو کانِ جواہر ہو سنگلاخ　　　صحّت مرض سے دیتے ہو اور روزی فراخ
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا

جلوہ ہے آسمان مرے رزق کی کشاد　　　ما فی السماء رزقکم اس کو نہیں ہے یاد
بیماری اس پہ جورِ زمانہ ہے مستزاد　　　سلطانِ عادل آپ ہیں چاہتا ہوں داد

اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
قسمت کے پھیر سے ہوں میں لاچار العیاذ   در پر پڑا ہوں آ کے میں بیمار العیاذ
کوئی نہیں ہے یار مددگار العیاذ   بیڑا مرا لگائیے اب پار العیاذ
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
شاہا علاج کیجیے دوڑا میں دَر بدر   اِس مفلسی میں کی نہیں پروائے سیم و زر
اِس بارگاہ سے ملے صحت تو جاؤں گھر   دل میں یہی امید ہے اب نقش کالحجر
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
دیکھا جو مفلسی میں مرض ایسا جاں گداز   جن اقربا کا دعویٰ خوشی تھا آئے باز
شہرت جو دی تو پھر ہوا کفار کو احتراز   اے شاہ در پہ آپ کے لایا ہوں میں نیاز
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
شاہا مصیبتوں سے بچا اب نہیں ہیں ہوش   سینے میں موج مارتے ہیں اب نالۂ خروش
گنبد تلے رسول کی رحمت کا سُن کے جوش   آیا ہوں اے کریم عطا پاس جرم پوش
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
بگڑا جو بخت دین میں پہلا پڑا ہے نقص   پھر ہر طرف سے رزق میں آتا گیا ہے نقص

پھر ہر رئیس عضو میں آنے لگا ہے نقص   اور اب تو جان و جسم میں سارا بھرا ہے نقص
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
لطف و کرم سے آپ کے پُر ہیں سما و ارض   ہے احترام آپ کا قومِ نبی پہ فرض
افلاس و غربت و مرض و احتیاج و قرض   ان سب نے مجھ کو زیر کیا بس یہ ہی میری عرض
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
جن زیرِ حکم آپ کے، انسان زیرِ خط   یوں ہی رہا ہے حکم سلیماں نہیں غلط
بحرِ کرم میں آپ خلائق ہیں مثلِ بط   کافی ہے مجھ کو ایک نگاہِ کرم فقط
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
تنگیِ رزق سے نہ ملا زندگی میں حظ   طاعات کا نہ دل کی پراگندگی میں حظ
شرمندہ ہوں مگر نہیں شرمندگی میں حظ   کیجے کرم کہ پاؤں میں کچھ بندگی میں حظ
اے اشرف زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
مدت ہوئی ہے جب کہ ہوا ہے مرض شروع   بعض اقربا کی سعی سے اس کا ہوا وقوع
کتنے دروں پہ بہرِ شفا میں ہوا رجوع   اب آپ کے حضور میں ہے عرض با خضوع
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا

گلزار ناپسند ہے بھاتا نہیں ہے باغ   بلبل کا نغمہ میرے لیے ہے صدائے زاغ
کس نے بجھا دیا مرا جلتا ہوا چراغ   روشن کریں حضور کہ مٹ جائے دل کا داغ
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
مشہور آپ کی ہے جہانگیری و شرف   عیسیٰ دمی کا آپ کی شہرہ ہے ہر طرف
بیمار آئے در پہ پڑے ہیں یہ صف بصف   مجھ پر بھی ایک دم کہ نہ ہو جاؤں میں تلف
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
مختار اپنے حکم کا تو کر چکا ہے حق   یہ آپ کرتے ہیں وہی جو چاہتا ہے حق
حق میں فنا ہیں آپ تو بھر آپ کا ہے حق   واصل بحق ہیں آپ تو پھر کب جدا ہے حق
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
دل غم سے داغ داغ جگر غم سے چاک چاک   سینہ ہے سوزِ غم سے شب و روز دردناک
اٹھتی ہے آہ دل سے تو جلتی ہے تا سماک   فریاد کو پہنچے شہا لَیْسَ لِی سیلوات
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
قدرت خدا کی بحر ہے آپ اسکی ہیں نہنگ   جنبش نہیں نہنگ کو بدلے جو موج رنگ
شاہا زمانے سے ہے زمانے کی مجھ سے جنگ   حملوں کی روک تھام سے اب آگیا ہوں تنگ

اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
مخدومِ جن و اِنس ہو محبوبِ ذوالجلال   فرزندِ مرتضیٰ ہو نبی کے ہو پاک آل
ہے بادشاہِ ظاہر و باطن حسن مثال   پھیلائے ہوں ہیں کب سے یہاں دامنِ سوال
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
اے بادشاہ صدقۂ حاجی نورِ عین   بہرِ شہِ علاء برائے حسن حسین
کردیجے دُور و دفع سب امراضِ عیب و شین   اولاد اور مال رہے زندگی کا رین
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
اے بادشاہ آپ کا میں وصف کیا کروں   میں کس زباں سے آپ کی مدح و ثنا کروں
ہاں آپ کے وسیلے سے حق سے دُعا کروں   اور آپ کے حضور میں یہ التجا کروں
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
آتا ہے جھک کے سامنے گنبد کے ماہِ نو   سورج گدا ہے آپ کے در کا کہ پائے ضَو
پاتا ہے وہ یہاں جو کوئی مانگے ایک جو   وقتِ سوال آپ نہیں کرتے لا و لو
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
مظہر نبی کے لطف و کرم کے ہیں آپ تو   جاؤں کہاں میں چھوڑ کر اس آستانے کو

آلِ رسول آپ ہیں یہ جانتا ہے جو　　رحمِ نبی کا آپ سے خواہاں وہ کیوں نہ ہو
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
شاہا علاج کیجیے دَوڑا ہیں سو بہ سو　　حالت مرض کی دیکھ کے روتا ہوں جو بہ جو
آیا ہوں در پہ آپ کے پھر پھر کے کو بہ کو　　رحمت نبی کی آپ سے ظاہر ہے ہو بہ ہو
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
شیطان و نفس نے مجھے ایسا کیا تباہ　　دُنیا تباہ، دین کی ملنے نہ پائی راہ
سائل ہوں در پہ آپکے ہیں آپ بادشاہ　　آیا ہوں دادخواہ مجھے دیجیے پناہ
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
خود ہیں کریم اور اب و جد علی الولا　　مکہ کے سوا نہ کسی سے کہا ہے لا
تحفہ کریم کے لیے حاجت تو لا دلا　　جنتی ہوں اور حبیبی ہوں سب حاجتیں تو لا
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا
آمد ہوئی جو آپ کی تھرّا یا قصرِ کے　　آتشکدے بجھے ہوئی شاہی بھی اسکی طے
دریا پہ سادہ خشک ہوا اور خشک ہے　　عہد الست کی بہری ہر ایک غم میں ہے
اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلید کرم کشا

سبطین جیسے حکم سے ابن الرسول تھے　　ویسے ہی نورِ عین ہیں فرزند آپ کے
اِس وصف میں نبی کے شبیہ آپ ہی ہوئے　　اللہ کی یہ دین ہے چاہے جسے وہ دے

اے اشرفِ زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلیدِ کرم کشا

شجرۂ سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ اشرفیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اما بعد

حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
حضرت امیر المومنین امام المتقین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ سدید الدین حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ امین الدین ہبیرۃ البصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ممشاد علور دینوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت خواجہ حاجی شریف زندگی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت خواجہ سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت خواجہ شیخ عثمانی اخی سراج الحق والدین آئینۂ ہند رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ علاء الحق والدین گنج نبات رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت امیر کبیر غوث العالم سلطان مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شاہ حاجی عبد الرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شاہ حسین قتال سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شاہ جعفر عرف شاہ لاڈ اکٹہ نواز سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شاہ حاجی چراغ جہاں سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شاہ محمود سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شاہ علی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ حسن شریف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ محامد سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ محمد مکی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ جمال اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ نعمت اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ یحییٰ اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ تقی الدین اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ مجید الدین اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ سید حسین سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ وجیہ الدین اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ عبد الحی اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید شاہ ظفر الدین اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

فیقول الفقیر سید شاہ فخر الدین اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

فیض جیلاں گدائے اشرف سمناں علیہ الرحمہ
الحاج آل رسول احمد
Gmail: aalerasoolahmad@gmail.com

منقبت

حضرت مولانا سید شاہ عبد الحی اشرف سجادہ نشین

جب اشرف چشمِ رحمت سے نظر اک بار کرتے ہیں
دلِ تاریک تک کو مخزنِ انوار کرتے ہیں

مسیحائے زمانہ ہو کرو میری مسیحائی
شفا حاصل ترے در سے ہر اک بیمار کرتے ہیں

ہجومِ غم سے میں پامال ہو کر در پہ آیا ہوں
کرم اب دیکھیے کب تک مرے سرکار کرتے ہیں

ہماری کشتیٔ اُمید گردابِ بلا میں ہے
ہمارے جدِّ امجد دیکھیے کب پار کرتے ہیں

وہ ہیں ابرِ کرم نورِ نگاہِ مصطفٰی بھی ہیں
وہ خُلقِ احمدی سے خلق کو گلزار کرتے ہیں

جو بہرِ فیض چارہ ساز ہیں ہم بے نواؤں کے
اُنھیں سے ہوش اپنے درد کا اظہار کرتے ہیں

⁂

منقبت

سیّد فخرالدینؒ اشرف

میرے مخدوم اشرف کی کیا شان ہے
ان کی رحمت کا ہر سمت فیضان ہے
علمِ معنیٰ و اسرار کی کان ہے
جامِ وحدت کا دران کا میزان ہے
ان کی سرکار رشد و ہدیٰ کی امیں
زہد و تقویٰ اسی در کا فیضان ہے
کوئی خالی نہ در سے ہوا ہے کبھی
اُن کے بحرِ مُروّت کی کیا شان ہے
ہم تہی دست پر بھی نظر اک سہا
بے کسوں بے سہاروں کا سلطان ہے
شمسؔ پر اپنے حضرت نظر کیجیے
اپنے اعمالِ بد پہ پشیمان ہے

⁂

اوراد و وظائف

سلسلۂ عالیہ اشرفیہ، چشتیہ، نظامیہ

۱۔ بعدِ نمازِ فجر۔ اول و آخر اکیس[۲۱] اکیس[۲۱] مرتبہ درود شریف۔ درمیان میں
یَابَاسِطُ ایک ہزار مرتبہ (رزق کے لیے)

۲۔ بعد ادائے فریضہ فجر اول آیۂ کریمہ
اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؕ
تین مرتبہ پڑھے، اور ہر مرتبہ اس کے بعد یہ درود شریف پڑھے۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَعَلٰی ذُرِّیَّتِہٖ
وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ ۔
بعدہٗ آیۃ الکرسی خالدون تک اور سورۂ اخلاص دس مرتبہ اور سبحان اللہ

۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار اور کلمۂ توحید ایک بار پڑھے بعد اس کے ہاتھ دعا کے لیے اُٹھائے، اور بہتر یہ ہے کہ دعا میں آیاتِ قرآنی یا احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زبانی پڑھے، یا وہ ادعیہ جو اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اولیاء اللہ سے منقول ہوں، ان کے ساتھ دُعا مانگے، اور منھ پر ہاتھ پھیرے۔ اِس کے بعد الحمد اور چار قل، اور درود شریف پڑھ کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جمیع آل واصحاب وجمیع پیغمبران وملائکہ مقربین و جمیع اولیاء اللہ اور جمیع مومنین اور مومنات کی ارواح کو ثواب بخشے، بعد فاتحہ پڑھنے کے آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ سے تَسْلِیْمًا تک پڑھ کر درود شریف پڑھے۔

⁂

نمازِ ظہر

بعدِ نمازِ ظہر بارہ رکعت اوّل و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنے کے بعد دوسو گیارہ مرتبہ یَاسَتَّارُ پڑھنا چاہیے اور پھر دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، بعدہٗ درود شریف اپنے مدعا کو اپنے رب سے عرض کرو۔

نماز عصر

عصر کی چار رکعت فرض نماز ادا کرنے کے بعد (اگر تنہا پڑھا ہے تو) قبلہ رو بیٹھ کر پانچ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ شریف پڑھے، اور پھر دُعا مانگے۔

⁂

نماز مغرب

نماز مکمل کرنے کے بعد اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد آیۃ الکرسی شریف کی تلاوت کرے اور پھر سات مرتبہ اوّل و آخر درود شریف پڑھ کر گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص شریف کی تلاوت کرے بعدہٗ دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، انشاء اللہ بارگاہِ خداوندی میں دُعائیں مقبول ہوں گی۔

⁂

نمازِ عشاء

بعدِ نمازِ عشاء سلسلۂ چشتیہ قادریہ کا خاص وظیفہ حصولِ مدعا اور حلِ مشکلات کے لیے یہ ہے کہ اول و آخر اکیس اکیس مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد پانچسو مرتبہ یہ دعا پڑھے ۔

حَسْبُنَا اللّٰہ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ٥

یہ دعا جمعرات سے شروع کی جائے گی خواہ وہ مہینے کی کوئی بھی جمعرات ہو، نوچندی وغیرہ کی کوئی قید نہیں البتہ جمعرات کی قید ہے ۔

حصولِ رزق کے لیے سورۂ واقعہ کی تلاوت کرنا چاہیے ۔

حاجت براری کے لیے :۔ بعدِ نمازِ فجر قبلہ رو بیٹھ کر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پانچ سو مرتبہ پڑھیں ۔ پھر ۱۰۰ مرتبہ یَا فَتَّاحُ ۔ یَا وَھَّابُ ۔ یَا رَزَّاقُ ۔ یَا مُغْنِیُ ۔ یَا سَلَامُ ۔ سَو سَو مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے ۔

حلقہ بگوشانِ اشرفیہ کے لیے

ہدایاتِ ضروریہ

۱۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّتِ مطہرہ پر عمل اور محبت دل میں ضرور رکھے۔

۲۔ حضرت مخدوم صاحب کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے حاجت طلب کرے، ضرور پوری ہوگی۔

۳۔ نمازِ پنجوقتہ کی پابندی رکھے، بُرے کاموں سے حتیّ الامکان بچتا رہے۔

۴۔ آپس میں اخلاص و محبت رکھے، اور ہر شرعی حکم میں ادب ملحوظ رکھے۔

⁂

خوش خبری

جملہ نقوش کندہ شدہ ہمارے یہاں ہر وقت تیار ملتے ہیں۔ نیز آرڈر دینے پر تیار کر دیئے جاتے ہیں۔ ضرورت مند اصحاب اِس پتے پر خط و کتابت فرمائیں۔

رضا برادرس - ۱۳۹ جسولی
بریلی ۲۴۳۰۰۳

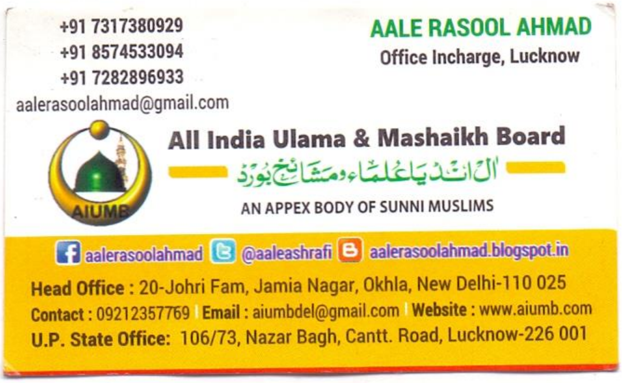

+91 7317380929
+91 8574533094
+91 7282896933
aalerasoolahmad@gmail.com

AALE RASOOL AHMAD
Office Incharge, Lucknow

All India Ulama & Mashaikh Board
آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ
AN APPEX BODY OF SUNNI MUSLIMS

aalerasoolahmad | @aaleashrafi | aalerasoolahmad.blogspot.in

Head Office : 20-Johri Fam, Jamia Nagar, Okhla, New Delhi-110 025
Contact : 09212357769 | **Email :** aiumbdel@gmail.com | **Website :** www.aiumb.com
U.P. State Office: 106/73, Nazar Bagh, Cantt. Road, Lucknow-226 001

•AN APEX BODY OF SUNNI MUSLIMS•

آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ

ALL INDIA ULAMA & MASHAIKH BOARD

106/73, Nazar Bagh, Cantt. Road, Lucknow-226001

Mobile : 7317380929, 9936459242, Email: aiumblko@gmail.com, Website : www.aiumb.org

ہماری مطبوعات

۱۔ اشرف السمنانی شخصیت اور افکار سید شمیم اشرف

۲۔ سفرنامہ مخدوم اشرف مرتبہ سید وہاج الدین اشرف

۳۔ رسالۂ قبریہ " " " "

۴۔ جہانگیر (اردو) سید معراج اشرف

۵۔ جہانگیر (ہندی) " " "

۶۔ فریاد " " "

۷۔ حیات امام غزالی " " "